

ضوابط

- (۱) عام قیمت سالانہ (سے) شنائی کا
- (۲) امرائے عظام سے امتیازی
- قیمت پانچ روپیہ (دھم)
- (۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں
- وہ عطیہ تصور ہوگا اور
- ایسے حضرات کے اسمائے
- گرائی سرپرستان اہل
- کی فرست میں
- درج ہونگے

بھلائی اللہ لیوڑے من ایشاؤ



مقاصد

- (۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر
- مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا
- (۲) آریوں اور عیسائیوں کے حلوں سے اسلام
- کو بچانا
- (۳) الزامات کی گردوغبار کو اسلام کے منور
- چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا
- (۴) تاج برطانیہ کی غیر خواہی۔

KHILAFAT LIBRARY

قادیان محلہ کی بدولت اس کا فضل ہو گیا

مؤرخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۹ء

جلد (۶) ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ و دوان نمبر (۱۱)

تازہ خبریں

جو خلیفہ ہیں پہنچیں ان سے منکشف ہوتا ہے کہ یکم دسمبر ۱۹۱۹ء تک بغداد میں ہمہ وجہ امن تھا۔ اور مال کے تمام یورپین محفوظ و مصون رہے۔

مصر میں دست کی رپورٹ دربارہ ہنگامہ مسافران کو اگلا مارچ کو رست ہند کو پہنچائی ہے کہتے ہیں کہ اس رپورٹ سے تمام مہجران کیسی تحقیقات سے اتفاق ظاہر کیا ہے۔

سکس ٹری آف سٹیٹ ہند کے تار بنام حضور و ایرے میں انگلستان کے خلاف سازش میں عذریہ مصر کی جس شرکت کا اظہار کیا گیا ہے اسکی تشریح و توضیح کرنیوالے واقعات ہنوز شائع نہیں ہوئے۔ مزید برآں صاحب دیر ہند کے نامہ ۱۱ دسمبر میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ خدیو تسلیم کرتا ہے کہ جس سفارت کی ہم میں میری شرکت کا بھی انتظام کیا گیا ہے یہ ملحوظ رہنا چاہیے کہ آغاز جنگ کے وقت خدیو ترکی میں تھے اور اب تک مصر میں واپس نہیں آئے جو غیر مستحسن رویہ انہوں نے میرے مشورہ کے مطابق اختیار کیا ہے وہ بظاہر دوزخ تک اتر کھٹے والے مسابیل پیدا کرتا ہے لیکن مصر کی موجودہ پراسن و مطمئن حالت میں خوش قسمتی سے یہ مسئلہ صرف خدیو کی ذات اور ان کے خاندان تک محدود ہے

ڈیلی میل کا نامہ نگار قاہرہ و قنطرزہ ہے کہ شام کی ترکی سپاہ کے

اکثر آدمی فرج سے بھاگتے ہیں دو ہزار چار سو سپاہیوں کے دست کے نو سو متعلقین پانچ میل کے کوچ میں مفور ہو گئے۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ ہدایت کی ایک چھٹی اخبارات رپورٹ میں موصول ہوئی ہے۔ جس میں برمنگھم کی جہتی خبریں اڑانیکے متعلق یہ دلچسپ فقرہ مرقوم ہے کہ برلن کی ایک برائیوٹ چھٹی منظر ہے کہ کیلئے پرتقبضہ کر لیا گیا چونکہ کیلئے پرتصرف کی پندہوں میں مرتبہ خبر آئی ہے۔ اس لئے لوگ اس پر ہنس رہے ہیں۔

مال غنیمت۔ مرقوم۔ درج حکام نے پندرہ کشتیاں روک رکھی ہیں جن میں غلہ وغیرہ بھرا ہے۔ جو غالباً جنگی مال غنیمت ہے۔ جسے جرمن براہ شلیٹ لیجنا چاہتے تھے۔ جس میں اسے برائیوٹ نیکیت ثابت کرنے پر تیلے ہوئے ہیں۔

دشمن کے توپخانہ کی تباہی :- مرسلت پیرس سے منکشف ہوتا ہے کہ دشمن نے ہنر میرکا مغربی ساحل بالکل خالی کر دیا ہے۔ ساحل مذکور پر ہم قابض ہو گئے ہیں۔ علاقہ داس میں توپخانہ کی جنگ ہوئی تھی۔ ضلع بلوئل میں ہمارے توپخانہ نے دشمن کی بارٹوں کو خاموش کر دیا۔ علاقہ الین میں ہمارے بھاری توپخانہ نے دشمن کے ہوائی گرز توپخانہ کو بالکل تباہ کر دیا۔ ڈیلی کے شمال مغرب اور دیگر مقامات میں بھی جنگ ظہور میں آئی۔ ان سب کا نتیجہ ہمارے حق میں نکلا۔ میوز کی بندیوں پر دشمن کے توپخانہ نے چند ان گری ہینیں کھلائی۔ جس پر ہم نے دشمن کے دو توپخانوں کو تباہ کر دیا۔ ایک توپخانہ بڑے دھماکے کا تھا۔ اور لقیہ توپ آلاست پر دوزخ فائر کر کے تھیں ایک اور مقام پر ہم نے ناکہ بندی کو منہدم کر کے کئی

خدیفیں تباہ کر دیں۔ میوز بوسلی کے مابین کوئی امر قابل رپورٹ نہیں۔ رواکس اور سینٹس کے علاقہ میں توپخانہ کی جنگ ہوئی۔ انڈلڈے بوڈلز۔ نرٹل میوز ایجنسی کا نامہ نگار کوپن ہیگن رنقطر از ہے کہ لوڈز پر منصرف ہونے پر برلن میں چنداں اظہار مسرت نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اخبارات نے پہلے کو تہیہ کر دیا تھا کہ وہ اس کامیابی کو زیادہ وقت نہ دیں۔ کیونکہ روسیوں کو ایک نہایت مستحکم مقام میں فوج مجتمع کرینکا موقعہ لگیا۔ جسے سحر کرنے سے پیشتر یہ فتح اکمل خیال نہیں کی جاسکتی۔

جس میں مورچوں پر تصرف :- پٹروگرڈ سرکاری بیان منظر ہے کہ علاقہ ملاوا کے تمام محاذ پر ہم نے جارحانہ حملوں کو کامیابی کو ساتھ انجام کو پہنچایا۔ اور دو مقامات پر دشمن کے مورچوں پر قبضہ کرنے علاوہ سرحد کی طرف دشمن کا تاقب کیا گیا۔ رسد نے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔ لوڈز اور لوڈین جرمن جارحانہ حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ شمال بروزہ میں ہم نے ایک نئے مورچہ پر قبضہ کیا ہے۔ کارستین اور جنوب کر او میں جنگ پر مشورہ مہر ہے۔

قیصر جرمنی کی صحت :- قیصر جرمنی کے ڈاکٹر نے برلن میں ایک امریکن سے دوران ملاقات میں کہا کہ قیصر جرمنی کی علالت کی دہشت انگیز افواہیں بے بنیاد ہیں۔ قیصر کو نرسز کا کام کیساتھ بخیر بھی ہو گیا تھا۔ مگر بخیر جانا ہے۔ ہنر میچسٹی کو اب اتفاق ہے اور وہ ملاقاتیوں سے ملنے چلنے لگیں۔ مگر ابھی کئی دنوں تک کمرے سے باہر نہیں نکلیں گے ہفتہ عشرہ تک وہ پھر میدان جنگ میں جانیکے قابل ہو جائینگے۔

برای تغییر تعلیم سطحی که در مکتب می خواندند

۱۰۲۹۔ چوہدری عبدالحکیم صاحب ————— کی عمر سن میں محد

دل دور ہے۔

صغریٰ محاذ سے کوئی اہم خبر موصول نہیں ہوئی ایک
فریج کا عینی مشاہدہ ہے کہ تمام محاذ پر فریج تو سچا ہے اور
پیدل سپاہ نے برتری ثابت کر دی
برلن سفیر متعینہ مسقطینہ مٹ مالت کی مراسلت شلیم کر دی

بسم اللہ الرحمن الرحیم و نفعی علی رسولہ الکریم

اجار نورقادیان

مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء

دنیا میں سب سے پہلے اللہ اکبر کا لغو کس نے بند کیا؟

(اسلام کی آریہ ورت کو ضرورت)
(از مسلمات آریہ صاحبان)

اس سے پہلے ہم سوائی دیانند جی ہمارا ج کی ابھی ہی تحریر دے
اس امر کو کافی ودا فی ظاہر کر چکے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ظہور پر پور سے قبل آریہ ورت کی کیا حالت تھی۔ کس طرح آریہ
ورث میں گونا گوں اقسام کی بدیوں نے گھر ڈالا ہوا تھا۔ اور ان بدیوں
اور بد کرداریوں کو مذہبی رنگ بیکر اعلیٰ درجہ کی قدسیت اور پاکیزگی سے
ظاہر کیا گیا تھا۔ بطور ملک عرب میں دی قوم کا ریش شہا ہوتا تھا۔ جو
پانی کی طرح شراب پیٹے۔ اور شہوت رانی میں اپنا ثانی نہ رکھے اسی طرح
ہندوستان میں قبل از اسلام ایک ایسا مذہب قریب قریب تمام
ہندوستان میں رائج تھا۔ جس نے شراب نوشی اور پراستری کے
مذہب کی ایک جڑ بٹھرایا ہوا تھا۔ اور ان لوگوں کے نزدیک ہی
زیادہ مہاتما اور رشی اور سی بھجاتا تھا۔ جو ان باتوں میں اپنا ثانی نہ
رکھے۔ اس امر کے متعلق ہم اپنے پہلے نمبروں میں سوائی دیانند جی
ہمارا ج کی تحریروں کے ذریعہ کافی روشنی ڈال چکے ہیں۔ اب ان کے ایک
پیشے کی کھٹا اس بارہ میں سینے۔ لالہ کاشی رام صاحب وکیل جھکڑ
پنجاب پر وہاں آریہ سماج مٹان اپنی کتاب ایشوردرشن کے
صفحہ پر لکھتا ہے :-

دیدک زمانہ کے بعد جب دہرم میں تنزل آیا تو لوگ دیدک
یگیہ یعنی سچی قربانی و خود انگاری کو بھول گئے۔ بجائے اس کے
جوانی قربانیاں رائج ہو گئیں۔ یگیہ میں پیشو بدہ یعنی ہلاکت جالوزوں
کو جائز کر دیا گیا پہلے ذاتوں کی استیاز اوصاف و اعمال سے
ہوتی تھیں۔ اب جنم سے ذاتوں کی تمیز ہونے لگی۔ برہمنوں نے اپنی
لئے بلحاظ جنم خاص خاص حقوق قائم کر لئے۔ راستبازی کی جگہ
بیرونی رسومات دہرم کہلائے لگیں۔ ایسی حالت میں ایک ایسے
مہاتما کی ضرورت تھی جو راستبازی اور زندگی کی پاکیزگی کا سبق
سکھائے۔ اس مطلب کو پور اکھنیکے لئے ہما تا بدہ پیدا ہوا
انہوں نے جوانی قربانیوں کی تردید کی۔ ہمدردی کی تعلیم دی۔ فحشی

ذات پات کی تمیز کو اڑا دیا۔ کرم کے مسئلہ کو پھر فشرغ دیا۔ راستبازی
کی تعلیم دی۔ بیرونی رسومات کی تردید کی۔ غرض ہما تا بدہ نے اصلی
دیدک دہرم کے اخلاقی پہلو کو از سر نو تازہ کیا۔

ہما تا بدہ کی خاص اور غیر معمولی قابلیت ضرور ایسی تھی۔ کہ اس
نے پرانا سرچشمہ خرابیض دہرم کی ضرورت محسوس نہ کی۔ اور اس لئے
اس کی تلاش کی پردہ نہ کی۔ اس نے صرف دہرم یعنی بجا آوری خرابیض
دراستبازی کو انسان کی زندگی کا مقصد اصلی سمجھا۔ لیکن ہر شخص بدہ
نہیں ہو سکتا۔ مگر فرد انسان پر مہاتما کی امداد کے بغیر دہرم کے مارگ پر چل نہیں
سکتا۔ دہرم سرچشمہ دہرم پر مہاتما سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ بدہ نے سچے
دہرم کو کجاں کیا۔ لادہرم پر چلنے کے لئے اس نے محض انسانی طاقت اور
کوشش کو کافی سمجھا۔ یہی عقیدہ دہرم کی بھینگی کا موجب ہوا۔ کیونکہ اسی
خیال نے کہ کئی پائے پہلے پر مہاتما کی امداد و فضل کی ضرورت نہیں
لوگوں کو ناستک بنا دیا۔ رفتہ رفتہ بدہ دہرم کے پیشوا پیش پند
ہو گئے۔ جی کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بدہ دہرم میں زوال آیا۔ بدہ نے
دیدوں کے علی دہرم کو از سر نو فروغ دیا۔ انہا۔ مگر بدہ کے پیروں
میں ناستک پن پھیل گیا۔ بت پرستی اور بدعنوانی نے اپنا تسلط جا
لیا۔ راستبازی کا نام و نشان نہ رہا۔ اسی زمانہ میں جین مت نے
فروع پانا شروع کیا۔ یہ مت بھی پر مہاتما کے وجود سے منکر تھا۔ دیدوں
کی سرزمین میں ایسے ناستک متوں کا سرسبز رہنا ناممکن تھا۔ لہذا ایشور
زمانہ میں ایک ایسے مہاتما کی ضرورت تھی جو انسانوں کے دلوں پر
پر مہاتما کا راج از سر نو قائم کرے۔ اس مطالب کو پورا کرنے کیلئے
سوامی شنکر اچاریہ جی پیدا ہوئے جنہوں نے آریہ ورت میں پر مہاتما
کے سوئے ہوئے خیال کو سیدار کیا۔ لاجن امتوں کو پامال کیا۔

اگرچہ بدہ اور جین مت کی ملک میں آریہ ورت کے بھاری راجہ
ہمارا جہ موجود تھے تاہم لکھ بال برہمچاری سوامی شنکر اچاریہ
نے دیدوں کا اثر اضرور لیا۔ الامتربھاگ کو چھوڑ کر آپ نے آپ
شدوں کو ہی دید سمجھ لیا۔ ناستک متوں کے مقابلہ میں اس نے
ایشور واد کا پرچار کیا۔ ایشور کے پریم میں یہاں تک ہو گیا کہ برہمنوں
جیوکی ایکتا کا وعظ کرنا شروع کیا۔ صداقت کی حد سے متجاوڑ کر
لیا۔ ایشور کے وجود سے انکار کرنا یا ہمہ اوست کو ماننا دونوں
غایت حدیں ہیں۔ شنکر اچاریہ نے ناستکوں کو فتح کرنے کے لئے
ایشور واد کو ہمہ اوست کی حد تک پہنچا دیا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ
ہوا کہ گو بدہ دہرم ویش سے نکل گیا۔ استکنا کا بول بالا ہو
گیا۔ مگر کچھ عرصہ بعد پھر تنزل شروع ہو گیا۔ پورا ملک مت نے
زور پکڑا دیدوں کے ادیت مت برہم کو چھوڑ کر ہتھار دیوی تو نا
کی پوجا شروع ہونے لگی۔ لوگ پورا ملک تو مہاتما میں پھنس گئے
اس تنزل کی حالت میں اس کا ہم نے آریہ ورت پر حملہ کیا

اسلام کی وحدانیت کے سامنے آریہ ورت کی بت پرستی تو
سر جھکا دیا۔ بت پرستی اور شرک خدا پرستی کی تاب نہ لاسکے
آخر پورا ملک دہرم اور پورا ملک راج کو اسلام نے مغلوب
کیا۔ مگر وہ اور چیلے کی باہمی اختلافات کو علیحدہ رکھ کر ایک
صداقت کا بیاسا اسلام کی ضرورت کو آریہ ورت کی جگہ ضروری
اور لایدی بھجوا گا۔ کیونکہ آریہ ورت کے چار یا پنج ہزار برس کے
مصلحان وقت کی کوششیں اس ملک کی اخلاقی اور روحانی
بیماریوں کو دور کرنے میں ناکام ثابت ہو چکیں تھیں۔ انسانی
کوششوں کے مقابلہ پر ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی۔ جو
شنکر اچاریہ اور بدہ کی افراط و تفریط سے میرا ہو۔ اور جس کی
تعلیم اگلی سرچشمہ سے ہو جو کہ اس وقت سخت گدلا ہو رہا تھا۔
نہ انسانی کوشش کا نتیجہ ہو کہ یا تو الہام الہی سے بدہ کی
طرح منکر ہو۔ اور نہ شنکر اچاریہ کی طرح انسانی اور الہی کلام
میں تمیزی نہ کر سکے اور یہ کلام سوائے المام ربانی کے اور
کوئی انسان نہیں کر سکتا تھا۔ سو خدا نے دنیا پر اپنا فضل کیا
اور ملک عرب میں ایک نہایت پاک انسان کو دنیا کی ہدایت
کے لئے اتارا۔

آریہ ورت کے علاوہ غیر مالک کے

حالات قبل از اسلام

ہمارا ارادہ تھا کہ ہم آریوں کی دیگر مختلف کتب سے بھی
آریہ ورت کی اخلاقی اور روحانی خصوصیات کا حال کا
نقشہ ناظرین کے سامنے پیش کریں جو کہ قبل از اسلام تھی
مگر مضمون کی از حد طوالت کے باعث ہم گذشتہ نمبروں پر
ہی اکتفا کر کے دوسرے مالک خصوصاً عرب کی حالت کا
نقشہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اجا د امرت اور آریہ گزٹ
کے متعصب ایڈیٹرین کو یہ سوچا کہ ملک عرب کے خدا پرست
فروں کے بارے میں مختلف حوالے پیش کریں یا دیدوں
کے سن مائے ارتھ کر کے ان سے وحدانیت کا ثبوت
پیش کرے۔ مگر اسے اتنا سمجھ نہ آیا کہ اسلام نے کب سابقہ
الہامی کتب یا صحف انبیاء کو وحدانیت سے خالی بیان
کیا ہے۔ اصل مطلب جو درکار تھا۔ یہ تھا کہ آیا اسلام
کے نزول تک آریہ ورت یا کسی اور ملک میں ملل وحدانیت
کی تعلیم رائج تھی یا لوگ اس کے پیرو تھے۔ آریہ ورت
کا نقشہ کو ہم نے ان کے گرو اور اس کے ایک دینی بھائی
کی تحریر سے ناظرین کے سامنے رکھ دیا ہے آریہ ورت کے
مصلح بچا رے یا تو دید سے منکر ہو گئے۔ جیسے بدہ یا دیدوں

کی جگہ آپ نشدوں کو دیکھ کر ان کی تعلیم کا پرچار کرتے رہے۔ جیسے
شکر اچاریہ۔ بھرم آریوں سے پوچھتے ہیں کہ دیدوں کی وحدانیت
نے پانچہزار سال قبل اسلام کو بنا کر شمع اپنے منہاں لے دینے کا
دکھایا کہ سنسکرت کے عالم فاضل بل برہمچاری وروان بھی دیدوں
کے وجود سے ہی متاثر ہوئے اور ہنس کی بجائے ہلچ کو ہنس سمجھ کر
رہے۔ ہم نے آریہ سماج کی تعلیم کے رد سے اس بات کو پایہ ثبوت تک
پہنچایا ہے کہ وہ وروان نے دیدوں کی تعلیم کی قربانیاں اور گھوڑ
کیساتھ x x x x x کام محبت ہونا وغیرہ فضول سوچات
سمجھیں۔ شکر اچاریہ نے اس سے دوسرا پہلو اختیار کر لیا اور ہر چیز
کو خدا بنا بیٹھا۔ انوس کہ پانچہزار سال کے عرصہ میں کسی بزرگ عالم
دیونے وید کی وحدانیت کا پردہ نہ کھولا۔ اب اسلام کی روز روشن
وحدانیت کی تعلیم کو دیکھ کر اگر کوئی دیکھ مصلح دیدوں سے وحدانیت
کا دعویٰ کرے۔ تو وہ ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ اس کے قابل قبول
نہ ہونے پر ایک زبردست دلیل اور یہی ہے کہ جب تک ایسے دعویٰ
کو مسلمانوں کیساتھ مقاید نہیں پڑا وہ باوجود علمیت وید کے خود بھی
ہمدستی اور شومت کا پیر درنا۔ اور اپنی عمر کے ۲۲ سال ایسے ایسے
فوق کی تائید اور ترویج میں لیر کے پھر ایسے شخص کی تعلیم و حدیث
دوسروں پر کیسے محبت ہو سکتی ہے۔ جس نے اپنی عمر کا سق بہ حق
گھناؤنے شرک میں گزارا ہو۔ اسلام کا جو اعتقاد وید اور دیگر
کتب کے بارے میں ہے۔ وہ ہم آگے چکر لکھینگے

اسلام کو خوبیاں ایک آریہ لیڈر کی نظر میں

اپنے لیکچر میں فرمایا کہ میں اسلام کی اشاعت کے متعلق زیادہ تفصیل
نہیں دیکھتا۔ کہ وقت تنگ ہے۔ ان آٹھنا چاہتا ہوں کہ
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت بہت بڑی تھی۔ جنکے
سنہ ۷۰۰ ہزاروں عرب جاہلین نے کیسے تیار ہو گئے اور آپ نے
کہ سے مدینہ تشریف لیجائے تک تکلیفیں ضرور اٹھائیں گے بعد
میں اسلام میں روحانی اور دنیاوی دونوں طاقتوں کو فراہم کر لیا گیا
اور اسلام میں ایک خوبی باقی مذاہب سے بڑھتی تھی۔ کہ اس کی
اشاعت کیلئے پردہ تائی یا مشزی سلسلہ الگ نہیں رکھا گیا۔ بلکہ ہر
ایک مسلمان کے فرائض میں اشاعت اسلام کا فرض داخل کیا گیا۔ چکا
یہ اثر ہوا۔ کہ جو کام دوسرے مذاہب والے برسوں میں نہ کر سکے وہ
اسلام نے دونوں میں کر لیا۔

ایک یادری نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں اذیت میں اشاعت
مذہب کے حالات پر روشنی ڈالی ہے وہ لکھتا ہے کہ سارے بڑے
اعظم میں پادریوں کی حکومت ہو اور سلطنتیں پادریوں کی امداد کرتی
ہیں۔ پادری لوگ دن رات کام کرتے ہیں۔ مگر افریقہ میں اسلام

بغیر کسی طاقت کے بڑھ رہا ہے۔ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ اسلام میں
ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے مذہب کی اشاعت کرے
عیسائی مذہب کا پرچار پادری لوگ کرتے ہیں اور اسلام کا پرچار ہر ایک
مسلمان کرتا ہے۔ اسلام میں اسکے خلیفوں نے ہی بہت بڑی ریاضت
اور قربانی کی ہے۔ مثلاً خلیفہ ابو بکر رحمہ اور عمر رحمہ سلطنت مالک
ہونے کے باوجود اپنی رودنی کمانے کے لئے محنت و شقت کرتے تھے
مثلاً خلیفہ ابو بکر رحمہ جو عربستان دمشق وغیرہ کے مالک تھے اپنا پیٹ
پانے کیلئے اینٹ تھا اپنے کام کرتے تھے۔

سوئی یا نند کے بہاش کا اردو ترجمہ ضرور ہونا چاہیے

ایک مفید بات کو اس طرح ظاہر کیا۔ سوئی جی کا بہاش ہندی
میں موجود ہے۔ لیکن آریہ سماج کا فرض ہے کہ وہ بہاش کو انگریزی اور
اور دیگر بہاشوں میں لوگوں کے سامنے رکھے اگر دیدوں کے اند
کچھ گورو ہے اور میں مانتا ہوں کہ ان کے اندر گورو ہے اور سچائی
ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آپ مغربی دنیا کے سامنے اور اپنے
نوجوانوں کے سامنے جو ہندی بہاش نہیں جانتے انگریزی میں بہاش
کیوں نہیں لکھتے؟

سوئی دیناند کے بہاش کے متعلق آئے دن اس قسم کی تحریکیں
ہوتی رہتی ہیں مگر حیرانی درجہ لاتی ہے کہ آج تک ذمہ دار اہلچاہے اس
مفید پیلر پر توجہ نہیں فرمائی۔ معلوم نہیں کہ یہ اصحاب سوئی دیناند
بہاش کا اردو ترجمہ کرنے میں مسدد خائف کیوں ہیں۔ شاید مستیار تھ
پر کاش کا تجربہ سدا راہ ہو

نروید پر اسٹریٹ کے حملے کا دیرینہ ارادہ اگلی طبع سابق وزیر
اعظم نے اطالوی پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ اگست ۱۹۱۶ء میں اسٹریٹ
اطلی کو مروید پر چکر کر نیکی ارادہ سے اطلاع دی تھی جس سے یورپ
میں سخت سنسنی پھیل گئی۔ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ اسٹریٹ نے جرمنی
کے اتفاق سے دیہد اسٹریٹ اور دیہد یکم کی ہلاکت سے بہت عرصہ خیر
سے جنگ کا منصوبہ سوچ رکھا تھا۔

امریکہ میں جرمن سازش | ٹائمز آف سیون کونٹن سے
اس مضمون کا تاثر یہ ہے کہ واشنگٹن میں امریکہ و انگلستان میں
اختلاف و کشیدگی پیدا کر نیکی غرض سے جرمنی و انگلستان میں اپنے اثر
واقعات کو کام میں لاری ہے۔ بہانہ یہ ہے کہ انگریز کیوں ممنوع
سیاناں جنگ کیلئے امریکہ میں جہازوں کی تلاشی لیتے ہیں۔ جرمنی میں
تا بھیجا جاتا ہے اور وہ اسے روکی کے گھٹوں میں چھپا کر لائیک
کوشش کر رہی ہے

دکٹوریہ کی اس کا متغہ کوئی معنی نہیں دیکھیں

کر اس کا متغہ خاص اہمیت لکھتا ہے اور خوش طالع ہی اس سے
منتفع ہو سکتا ہے۔ یہ متغہ ۲۹ جنوری ۱۹۱۶ء کو ملک معظمہ
کوٹریہ موجودہ نے ذاتی بہادری کے کاموں کے واسطے عطا کر دے
کے لئے قائم کیا تھا اور اس سند سے لیکر ۱۹۱۶ء تک کل ۵۵۲
افسروں اور سپاہیوں کو ملا تھا کہ جن میں سے اس وقت صرف ۲۰۸
آدمی زندہ تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ کتنے محو طرے آدمیوں
کو دیا گیا۔ مگر حال کی جنگ فرانس میں ہندوستانی سپاہیوں نے بھی
اسے حاصل کیا ہے اور یہ پہلے ہندوستانی ہیں کہ جنہیں یہ معزز
متغہ دیا گیا ہے۔ ان میں آخری دو یعنی نانک درواں سنگھ لگی
(۳۸ گرہوال) (رائلٹس) اور سپاہی خداداد خان (۱۲۹
بلوچیز) ہیں کہ جنکے نام فیلڈ مارشل سر جان فریچ نے حضور پاک
ہند کی خدمت میں بھیجے ہیں۔ دکٹوریہ کر اس کا متغہ جن بہادروں
کو ملتا ہے۔ انہیں دس پونڈ سالانہ کی ایک خاص پنشن بھی ملتی
ہے۔ اور پانچ پونڈ زائد "بار" کیلئے ملتی ہیں۔ لیکن دکٹوریہ
کر اس والا کوئی بہادر اگر اپنی روزی کمائیکے لالین نہ رہے تو اس
سپاس پونڈ سالانہ پنشن مل سکتی ہے یقین ہے کہ ہندوستانی
بہادراں پنشن سے ہی مستفید ہوں گے اور دنیا کے بہادروں کی
فہرست میں بہت سے ہندوستانی اپنے نام درج کر کر وطن کو
لوٹیں گے۔

پنجاب میں چیف کورٹ کی جگہ ہائی کورٹ

ڈائری صاحب لفٹ گورنر پنجاب نے اب پور میں چیف کورٹ
کی نسبت ہائی کورٹ کے متعلق اپنی رائے قائم کر لی ہے
اہل پنجاب مدت سے ایک ہائی کورٹ کے حواہاں تھے اس
وقت پنجاب دوسرے صوبوں سے کسی صورت میں ہی کم نہیں ہو
اب جبکہ سر مالک اوڈو اسٹر۔ صاحب لفٹ گورنر پنجاب
ہائی کورٹ کو پسند فرماتے ہیں یہیں توقع رکھنی چاہیے کہ پنجاب
بہت جلد اس سے منتفع ہوگا۔

دلی زبان میں تارے جلینگے۔ جگہ ڈاک خانہ جات کے
افسروں نے یہ حکم صادر کیا ہے کہ ہندی اردو اور دلی زبان
میں لکھے ہوئے تاریخی تارے اس میں قبول کئے جا سکیں گے
بشرطیکہ انکا مطلب صاف ہوگا اور وہ مستحق عبارت میں
لکھے گئے ہوں گے۔ یکم دسمبر سے اس پر عملدرآمد ہوئے لا تھا۔
کیا ناظرین نور تو طبع اشاعت کے سوال کو
بھول گئے۔ ایک ایک دو دو خریداروں ہم پو پو پو پو پو
کوئی مشکل امر ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

۴ اور بھی از دیار کیا ہے غلہ کے لحاظ سے انشاء اللہ! پاکستان کو بھی ٹوٹ نہیں آئیگی۔ مگر برخلاف اس کے جرمنی میں ابھی سے چر ہے اور چیل رہے ہیں۔

روز آج کل کن مشکلات گذر رہا ہے

دو تین دفعہ علاقہ سندھ میں جانیکا اتفاق ہوا۔ اور وہاں کی دردناک حالت کا فوٹو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول مرحوم کے سامنے رکھا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ وہاں کی تبلیغ کیلئے کوئی ٹریکٹ لکھا جاوے ہم پچاس روپیہ اعانت دینگے میرے مکرم بھائی ماسٹر عبد الرحیم صاحب بھی وہاں موجود تھے اور پھر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ دیگر مختلف زبانوں اردو۔ ہندی وغیرہ میں بھی ٹریکٹ لکھے جاویں۔ اور ہم اس میں بھی کافی اعانت دینگے۔ حضرت صاحب کے اشارہ سے مختلف اقسام کے سات ٹریکٹ لکھے گئے۔ جب ٹریکٹ تیار ہو کر آئے تو میری بدقسمتی سے حضرت صاحب کا وصال ہو گیا چونکہ وہ ٹریکٹ مفت تقسیم کرنے کی نیت سے چھپوائے گئے تھے۔ اس لئے پانچزار کی تعداد میں سات ضخیم ٹریکٹ سکھوں اور آریوں میں مفت تقسیم کئے گئے۔ جس سے خاکسار ایڈیٹر نور اس وقت پانچ سو روپیہ کا مقروض ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے کفایت میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ اس وقت مینجور اور ایڈیٹر اور کلرک غرضکہ اخبار کا کل کام خاکسار ایڈیٹر نور اپنے ہاتھوں سے کرتا ہے اور تمام عملہ کو مکرم تحفیف میں لانا پڑا۔ مگر جہاں ایڈیٹری منجیری اور کلرکی وغیرہ کا کام آئریوں کی طور پر ہوتا ہے وہاں

نور کے آئری خریدار

دیکھئے۔ اس قرضہ کیلئے جو محض اشاعت اسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول مرحوم کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے اپنی کمزور پیٹھ پر اٹھایا۔ دوستوں پر کوئی ناواجب بوجھ نہیں ڈالا۔ حالانکہ بعض دوستوں میں خصوصیت سے بار بار خطوط لکھے کہ آپ اسکے لئے ہر ایک خریدار سے ایک ایک روپیہ وصول کر لیں۔ چونکہ آپ نے محض اشاعت اسلام اور حضرت کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اس قرضہ کو اٹھایا ہے اور سب خریدار کو ایک روپیہ دینے میں پس و پیش نہوگا۔ مگر میں اپنے خریداروں پر ناواجب بوجھ ڈالنے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہتا ہوں۔ میں نے مناسب نہ سمجھا۔ اور دوستوں کے سامنے یہ ہر طرح سے بائز مطالبہ نہ کیا کہ دوست نور کے سالانہ چنہ کے وہی بی وقت وصول کریں اور توسیع اشاعت میں زیادہ مہربانی کو کشش کو کام میں لاویں۔ مگر بعض اکرم فرمادیں گے کہ توں پر چون تک نہ رہیگی۔ یکم دسمبر کو

انکا چنہ ختم ہونے پر جب وہی بی کئے گئے تو بعض دوستوں نے کمال الطاف کر یا نہ سے ایڈیٹر نور کی حوصلہ افزائی کی خاطر وہی بی واپس فرما دیئے۔ اگر ان دوستوں نے تو اب کے لئے یہ کام کیا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جزائے خیر دے۔ سوائے اس کے اور ہم کیا کہیں۔

سالانہ جلسہ کی تاریخیں

صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے سالانہ جلسہ کے لئے ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ دسمبر کی تاریخیں مقرر فرمائی ہیں۔ عام اطلاع کیلئے اب اس امر کا اعلان اپنے اخبار میں کر دیں ۲۵ دسمبر کو جمعہ ہے احباب کو چاہیئے کہ جمعہ کے خطبہ میں شامل ہونے کی کوشش فرمادیں۔ ۲۹ دسمبر کی شہرتک جلد اللہ تعالیٰ رہیگا۔

سالانہ جلسہ پر نظمیں پڑھنے والے احباب غور فرمیں

سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سالانہ جلسہ کے موقع پر بعض احباب نظمیں سنانے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بہت جلد اپنے ارادہ سے مطلع فرمادیں۔ اور نیز جو نظم وہ سنانا چاہتے ہیں۔ اسکی ایک نقل پہلے سکرٹری کے پاس بھیج کر ممکن فرمادیں۔

آریہ سماج کی بھجن منڈلیوں پر

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ آریہ سماج لاہور کا جلسہ جن دنوں میں ہوا۔ وہ محرم کے دن تھے اور بعض لوگ اندیشہ ظاہر کرتے تھے کہ کہیں کسی قسم کا فساد نہ ہو جائے۔ لیکن نگہ گیر تن کی رات کو یہ اندیشہ مبدل خوشی ہو گیا۔ بازاروں میں جا بجا مسلمان بھائیوں کی بسیلیں لگی ہوئی تھیں اگرچہ دنوں پر بھجن منڈلیوں کو بھرنے کی اجازت نہیں تھی۔ تاہم مسلمان بھائی بڑی متنت سے ان کو بٹھرتے تھے اور بھجن منڈلیوں پر بھولوں کی بارش کرتے تھے۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے قلوب اپنے ہندو بھائیوں کیلئے کیسے فراخ ہیں۔ کاش ہندو بھائیوں میں بھی یہ بات پیدا ہو جائے تو یہ ہندو مسلمان کا سوال ایک ہفتہ کے اندر ہی حل ہو سکتا ہے

ہندوستان کا مستقبل

سٹر ابرٹ نائب وزیر ہند نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ دوستی اور نیکدلی کی ہوا میں جو ہمیں مستعد کرے

کہہ رہی ہے کہ مستقبل کیلئے نہایت روشن امیدیں ہیں نظر آ رہی ہیں۔ ان دونوں کی متحدہ کوششیں ہندوستان کو بحسوس کراٹیکا موجب ہوگی کہ وہ سلطنت میں اپنی قدیمی شاندار تہذیب جنگجو اقوام کی بہادری اور اپنے بچوں کی محب الوطنی کے شاہاں رتبہ حاصل کر لے گا۔ اس پر ہم مصر پنجابی لکھتا ہے کہ یہ نہایت بہتر ہوگا۔ بد کہ نائب وزیر ہند کے الفاظ ہندوستانیوں کیلئے ضرور حوصلہ افزاں کا موجب ہونگے۔

آریہ سماج کے نزدیک

آریہ سماج کے نزدیک آریہ سماج کے سٹاف میں ۵ فیصدی ایسے گویئے ہیں۔ جنہیں نہ سرکاپتہ ہے نہ تال کی خبر اور جب ان کے بھتیجوں کا ذخیرہ ختم ہو جاتا ہے۔ وہ کیر اور سور داس کے دیراگ روپی زہر سے بھرے ہوئے بھجن ہی لے گئے ہیں۔ جو نوجوانوں کے دل پر بہت اثر ڈالتے ہیں جسے بڑا رنج ہوا جبکہ میں نے گذشتہ سال جاندہ ہر آریہ سماج کے نگہ گیر تن میں چھوٹے چھوٹے ودیا رتھوں کے منہ سے یہ بھجن سنائے۔

کوئی دم کوئی دم کرے گذارا چلنا ضروری کوئی رہنا دھارٹا گویا دیش کے نامہ نگار کے نزدیک یہی امرت ہے کہ دنیا کی بے ثباتی کو کبھی آنکھوں کے سامنے مت لاؤ اور جو جی میں آئے یہ سمجھ کر کہ ہم نے مرنا ہی نہیں۔ کئے عجاوہ دنیا کی بے ثباتی سب برائیوں کے کاٹنے کا تیر ہے۔ وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے چند دنوں کے بعد یہاں سے چلنا ہے دنیا کو چھوڑ کر عاقبت کی فکر کرنی چاہیئے۔ وہ کبھی گناہوں کے نزدیک تک نہیں جا سکتا۔ مگر زبان جاسیئے اس آریہ نامہ نگار کے جواسے زہر آلودہ تعلیم بتلا رہا ہے روحانیت اور مادہ پرست میں ہی ایک فرق ہے۔

بلتانی ریاستوں کا رویہ برکی کے متعلق

بلتانی ریاستوں کا رویہ برکی کے متعلق بلتانی ریاستوں کے جلد باز دوست نالوجوان دستموں نے ہلاکت کے گڑھے میں پھینکنے سے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا جرمن نے پہلے ان جلد باز اور عاقبت سے ناپلہ اور دور اندیشی سے کوسوں دور نوجوانوں کو روس اور انگلستان کی طرف بریلدیا۔ اب فرائن سے ایسا پایا جاتا ہے کہ جو کام ترکی سے جرمنی نے نکالنا چاہا ہے۔ حلیف سلطنتیں دہی کام یونان اور ریاستہائے بلقان کے ذریعہ نکالنے کی فکر میں ہیں۔ بلقان لیگ کے رومانیہ

میں پہلے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ وہ ۲۵ دسمبر کو جموں پہنچنے کی
کوشش کریں۔ چونکہ ۲۰ کو سرکاری پھٹی ہے اسلئے امید ہے کہ
قریباً سب احباب ۲۵ دسمبر کو جموں کے وقت تک پہنچ جائیں گے۔
اسلئے تجویز کی گئی ہے کہ جلسہ کی کارروائی جمعہ کے ساتھ ہی
شروع کر دی جائے۔ اسلئے احباب کو اطلاع کیلئے یہم
شائع کیا جاتا ہے کہ جلسہ کی کارروائی ۲۵ دسمبر کو جموں کی
خانہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوگی اور ۲۹ دسمبر کی لکھنؤ
تک انشاء اللہ تعالیٰ اجلاس ہوگا۔ نیز اس دفعہ عورتوں کیلئے

اسلام کے نو مسلم لوگ

مسافر اگر لکھتا ہے کہ:-

اسلام کی ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ جو لوگ دوسرے مذہب کو چھوڑ کر اسلام میں جاتے ہیں وہ اپنے آبائی دھرم پر سخت چرچی سے چوٹی کرتے لگ جاتے ہیں۔ آریہ سماج کو تو جانتے ہی دیجئے۔ اس کا تو خاصہ ہی مکرور ہو چکا ہے۔ مگر عیسائیوں میں بھی نئے آئے ہوئے لوگ اتنے جوشیلے نہیں ہوتے۔ جتنے کہ نو مسلم۔ ایسے ہی لوگوں میں سے قادیانی توڑ کے ایڈیٹر میاں محمد یوسف ہیں۔ آپ پہلے بھائی مورن سنگھ تھے اس لئے آپ ہر وقت اسی دھن میں رہتے ہیں کہ نائک دیو کو مسلمان ثابت کریں۔ چنانچہ آپ نے ایک بینظیر کتاب سوانح عمری حضرت بادا نائک رحمۃ اللہ علیہ لکھی جس میں اس امر کو کامیابی سے آشکارا اور برہنہ کیا گیا ہے کہ (وہ) توحید نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ کے دل و جان سے گردیدہ اور عاشق زار تھے۔

بینک آریہ سماج کا خاصہ مکرور ہے یہضم کر کے لئے بڑگان اسلام کے اسوہ حسنہ کی ضرورت ہے۔ سو وہ آریہ سماج میں نہ ارد۔ جب ایک نو مسلم اسلام کو اس عجیب دین سمجھ کر اس میں داخل ہو جاتا ہے تو اسلام کی خوبیاں دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے چونکہ اسلام ایک ہایت ہی اعلیٰ اور اکمل دین ہے جو بنی نوع انسان کی نجات کے لئے اپنے میں ایک بہترین طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے ایک نو مسلم کے دل میں تو رنابہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جس معرفت کے چشمہ میں شریں کام پڑا۔ دوسرے بھی مستفیض ہوں۔

ایک مسلمان احسان الہی ہو دیر

خود کی فوج کیساتھ خیوہ کا رہنے والا ایک حق مسلمان پٹنہ بھی اس دیش میں آیا تھا۔ اس کا نام اور بیان محمد ابن احمد البرونی۔ اس نے یہاں رہ کر سنسکرت سکھی اور ہندوؤں کی جوتش۔ حساب۔ دھرم۔ جغرافیہ۔ تاریخ وغیرہ سب باتوں میں بھی دسترس حاصل کی۔ اس کے بعد اس نے وراہ جہر کی بہت سنگتیاں اور لگو سنگتیاں اور کپل کا سنگتہ۔ شاستر۔ پتھلی کا لوگ شاسترا۔ بھگوت گیتا وغیرہ پستکوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔ اس نے ہندو کے دھرم۔ اجارہ۔ ساہتیہ۔ اور جوتش وغیرہ ایک عمدہ کتاب لکھی۔ اصل کتاب عربی میں تھی۔ اسے ایک جرمن دودان نے تالیف کیا ہے۔ اس میں بھارت ورش کے پراچین اچھا رس تواریخ اس کے متعلق بہت کچھ مصالحہ بھرا پڑا ہے۔

اس سے اندازہ لگاؤ کہ مسلمان کیسے بے نقص ہوتے ہیں؟ ہندوستان کے بڑے بڑے پنڈتوں میں سے کسی کو اپنی تباہ کنھنے کی طاقت نہیں پڑی۔ آخر ایک مسلمان نے ہی یہ کام کیا۔

علاقہ جموں میں آریہ سماج کی شہری آریہ سماج کا ایک

ایڈیٹنگ علاقہ جموں میں اپنی شہری کی داستان کے متعلق لکھتا ہے کہ پہلے اسے کس قدر تکالیف برداشت کرنی پڑیں اور آخر کار کس طرح اور کیسے اسے کامیابی حاصل ہوئی اور کس طرح مقور ہے۔ ای خاصہ میں اس کی محنت کا خاطر خواہ پھیل مل گیا وہ لکھتا ہے:- اس وقت تقریباً سب کی سب قوم آریہ سماج کو اپنا آشریہ مان چکی ہے۔ ریاستی سے لے کر راجپوت تک اور رامپور راجوری تو بیکر دھرم شال نوشہرہ اور سانی تک ارد گرد کے تمام باشندے لوگ آریہ سماج کے زیر سایہ آچکے ہیں اگر میں ان تمام گاؤں کے نام یہاں پردوں تو اس کے لئے بہت سادقت اور کاغذ درکار ہوگا۔ اس لئے چند موٹے موٹے گاؤں کے نام نیچے درج کرتا ہوں۔

علاقہ جموں میں کس قدر گاؤں آریہ سنگم؟

(۱) جاپی (۲) سنگل دیوی۔ (۳) گورٹھا۔ (۴) دلوڑا۔ (۵) کانگڑ۔ (۶) ہل۔ (۷) باکر۔ (۸) انکاسٹل۔ (۹) توتیاں۔ (۱۰) اسب کھوڑا۔ (۱۱) طوطے دھار۔ (۱۲) اچھنی۔ (۱۳) مڑھ بھیڑہ۔ (۱۴) ڈہلی کا پھڑا۔ (۱۵) بہاڑی۔ (۱۶) کلاہرا۔ (۱۷) یون۔ (۱۸) دھرال۔ (۱۹) سوکی۔ (۲۰) سوگھا۔ (۲۱) بھلوآل۔ (۲۲) سنگڑھ۔ (۲۳) کھنول۔ (۲۴) مڑا۔ (۲۵) گنی۔ (۲۶) منگوٹ۔ (۲۷) منوٹ۔ (۲۸) سلوٹ۔ (۲۹) منل۔ (۳۰) لنکا بائی۔ (۳۱) دانڈیاں۔ (۳۲) درد کھڑا۔ (۳۳) ساوٹی۔ (۳۴) دھڑیاں۔ (۳۵) ترالا۔ (۳۶) سیال سوہی۔ (۳۷) جگنی۔ (۳۸) کھڑکالا۔ (۳۹) برمنڈل۔ (۴۰) میر انگوڑ۔ (۴۱) آریہ پال کھیترا۔ (۴۲) سدھیال۔ (۴۳) کابن۔ (۴۴) توہلی۔ (۴۵) گھٹا۔ (۴۶) گند۔ (۴۷) نال۔ (۴۸) تھنیال۔ (۴۹) سلال۔ (۵۰) دیگرہ وغیرہ۔

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں نے کیا کیا؟

گر بیان میں منہ ڈال کر دیکھتے ہیں تو ہم حیران رہ جاتے ہیں اور ہمارے مذمت اور شرمساری کے پسینہ پسینہ ہو جاتے ہیں۔ یہ صریح اور بدیہی امر ہے کہ اسلام کی قدسی طاقت کے سامنے اور کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی۔ یہی امر ہے کہ جیسی غصب اور کمال کا طاقت خاصہ اسلام میں پائی جاتی ہے کسی دوسرے مذہب میں اسکا

پانگ بھی نہیں ہے۔ یہ واضح امر ہے کہ جو مساوات اسلام بنی نوع انسان کے سامنے رکھتا ہے اور کسی مذہب میں وہ بات خواب میں بھی نہیں پائی جاتی۔ اور پھر لطف یہ کہ ہندوستان میں اسلامی انجمنوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ یہ انجمنیں صرف لوگوں کو سبز باغ دکھا کر کیسے کھائی کرائے ہی جانتی ہیں یا انکا کچھ اور بھی کام ہے یا نمائشی عہدوں کا حصول ہی مد نظر ہوتا ہے۔ اس وقت تک ہم نے اشاعت اسلام کی طرف بہت ہی کم توجہ کی ہے۔ راجپوتانہ علاقہ جموں وغیرہ اور اسی طرح سندھ میں اشاعت اسلام کا میدان بہت وسیع ہے۔ آریہ لوگ اور عیسائی وغیرہ ان علاقوں میں جا رہے ہیں اور اپنے مقصد میں مالا مال ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ نہ تاکتے کے تاکتے ہی رہ جاتے ہیں۔ آہ!!

یاد ان تیر گام نے تحمل کو جالیا
ہم جو نالہ جبرس کا رواں ہے۔

زار روس کی مصروفیت

ان سپین نے شہنشاہ روس کے روزانہ کام کی دلچسپ تفصیل شائع کی ہے۔ جبکہ مطالعہ قارئین کرام کے تفتن طبع کا باعث ہوگا۔ ہر مائیں کا بیان ہے کہ جعفر زار روس کو کام کرنا پڑتا ہے۔ اتنا کام چوبیس گھنٹہ میں روئے زمین پر شاید کسی اور شخص کو نہ کرنا پڑتا ہوگا۔ ہر مائیں نے زار روس سے دریافت کیا کہ پورے چوبیس گھنٹے میں وقت کس طرح قیمتی کر رکھا ہے؟ زار روس نے جواب دیا کہ میں صبح صبح میرا ہوتا ہوں اور ناشتہ تناول کر کے گیارہ بجے تک معظیات امور سلطنت انجام دیتا ہوں اور سارے بارہ بجے دوپہر کا کھانا کھانے کیلئے واپس آتا ہوں اس کے بعد وزرا و اہلکار سے ملاقاتیں کرتا ہوں اور اگر کثرت کار مانع نہ ہو تو چائے پینے سے پہلے بھی یا موٹر میں سوار ہو کر ہواخوری کو نکل جاتا ہوں واپس آ کر چائے پیتا ہوں اور معاً اپنے سرکاریوں کیساتھ پھر کاروبار سلطنت میں مصروف ہو جاتا ہوں۔ اور رات کے کھانے کے وقت تک ان کے ہمراہ کام کرتا ہوں۔ بعض اوقات کثرت کار کی وجہ سے مجھے ڈر لگتا ہے ہی پھر کام کرنا پڑتا ہے اور اکثر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ۱۰ گیارہ بجے رات تک بھی کام ختم نہیں ہوتا عورتوں کو ایک شہنشاہ کس قدر کثیر المشاغل ہے اصل یہ ہے کہ بادشاہ راجی ہے اور اس کو اپنی رعایا پر ایسا اور سلطنت و مملکت کے نظم و نسق میں شب و روز ہنہم کرنا چاہیے کیونکہ یہ دودیت الہی ہے اور اسکی اہم ذمہ داری سے عہدہ برہنہ بادشاہ کا فرض عین ہے لیکن یہ بھی یاد رہے کہ ہر شخص راجی ہے اور اس کے سر پر بھی ذمہ داریاں ہیں۔ جکا وہ جو اب رہے اسی بنا پر مخبر صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کل کلمہ راجی ہے۔

مسلمانوں کا سلوک ہندوؤں سے

سیتہ دھاری مؤلف علاج نقشب (۵۶-۷۳)

سرتیز عباد الملک اور درجن۔ ایک ہندو رتن نامی سیدستان (یا سیوان) میں رہتا تھا۔ یہ شخص علم حساب اور کتاب میں استاد تھا کسی امیر کے وسیلہ سے بادشاہ تک پہنچا۔ بادشاہ نے اس کی قدر کی۔ اور اس کو اس ملک کا حاکم بنادیا اور اس کو مرا تیب عطاء کیا۔ یعنی تو بیت اور علم رکھنے کی اجازت دی۔ جو بڑے بڑے امیروں کو دیجاتی تھی۔ سیدستان اور اس کے مصافات اس کو جاگیریں بخش دیں۔ جب وہ اپنے شہر میں پہنچا۔ تو دنار اور امیر قیصر رومی (یہ دونوں بادشاہ کے ملازم تھے) اور ان کے پاس اٹھارہ سو سواروں کی جمیعت رکھتی تھی۔ کو ایک ہندو کی اطاعت گراں گزری۔ اور انہوں نے اس کے قتل کا مشورہ کیا۔ چنانچہ اس کے آئینے چند روز بعد اس کو کہا کہ آپ باہر چلکر اپنا علاقہ دیکھ لیں ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ چلا گیا۔ رات جب سب ڈیروں میں تھے۔ یکا یک شور مچا کہ کوئی درندہ آگیا اور اس کے بہانہ سے اس کے آدمیوں نے اس کو قتل کر ڈالا اور شہر میں آکر بادشاہی خزانہ کو جس میں بارہ لاکھ دینار تھے لوٹ لیا۔ (ہندی طلائی دینار مزب کے طلائی دینار کے برابر ہوتا ہے۔ اور دنار کو اپنا حاکم مقرر کیا۔ لیکن دنار کے دلیں خوف پیدا ہوا اور وہ اپنے ساتھیوں کو دیکر اپنے وطن کی طرف (جو مال سے دور تھا) چلا گیا۔ اور باقی لشکر نے قیصر رومی کو اپنا سردار مقرر کیا۔ جس وقت اس سانحہ کی خبر سرتیز عباد الملک کو ملتان میں پہنچی۔ اس نے لشکر جمع کر کے خشکی اور تری دونوں سڑوں سے آگے بڑھنا شروع کیا۔ قیصر رومی بھی یہ خبر سکر متھا آرا ہوا جب اس کو شکست ہوئی تو شہر میں قلعہ بند ہو کر بیٹھ گیا۔ سرتیز نے منجنیق لگائی۔ اور محاصرہ کی سختی کی۔ ۴۰ دن بعد قیصر پر فتح حاصل کی۔ ظالموں کی تمام جائداد لوٹ لی اور ان سب کو باری باری قتل کر دیا۔ ہر روز کسی کی نو گردن مارتا تھا اور کئی تلوار سے دو ٹکڑے کرتا تھا۔ اور کسی کی کھال کھینچتا تھا۔ اور ان کی کھالوں میں بھیس بھر دیا کہ ان کو شہر کی فضیل پر لٹکاتا جاتا تھا۔ اکثر کا یہی حال کیا۔ انکی نعشیں لٹکتی ہوئی دیکھ کر لوگوں کا دل لرزتا تھا۔ ان کی کھوپڑیاں جمع کر کے شہر کے وسط میں ڈھیر لگا دیا تھا (ابن بطوطہ)

ہمایوں اور رانی کرناوٹی۔ جس وقت میواڑ پر چاروں طرف سے کالی گھٹائی چھا رہی تھیں دیوید اور دے سنگھ صرف ۶ برس کا تھا۔ اس کی ماں رانی کرناوٹی کے ہاتھ میں سلطنت کا انتظام تھا۔ گجرات کے بہادر سلطان نے میواڑ

کو کمزور پا کر اس پر حملہ کر دیا اور اگر چاروں طرف سے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ راجپوتوں کی فوج بزدل تھی۔ اور ایک عورت کے زیر کمان تھی۔ دشمن کے پاس زبردست فوج تھی۔ اور اس کے توپخانہ میں یورپین کام کرتے تھے۔ سمیڑوں تک عورت نے مقابلہ کیا مگر کہاں وہ زبردست تعلیم یافتہ فوج اور کہاں یہ عورت جس کے پاس رسد کا ذخیرہ بھی ختم ہو چکا تھا۔ اور اس عرصہ میں بہادر نے ایک حصہ قلعہ کا بھی سڑنگ سے اڑا دیا تھا۔ لوگوں نے فوج کی کسی رسد کی قلت اور قلعہ کی کمزوری کے خیال سے تجویز کی کہ قلعہ کی کچی بہادر کے پاس بھیج دیا جائے۔ مگر رانی نے نہ مانا۔ آخر جب رانی کو قلعہ کے فتح ہو جانے کا پورا یقین ہو گیا تو اس نے ایک آدمی کو بلا کر اسکے ہاتھ (غالباً وہ راکھی کے ایام ہونگے) راکھی اور ایک خط دہلی میں ہمایوں کے پاس بھیجا۔ مضمون یہ تھا۔ یہ بھائی ہمایوں! اس وقت تمہارا بھانجہ دادوے سنگھ (سخت مصیبت میں ہے) آؤ اس کو اور اپنی بہن کو بچاؤ۔ اور میواڑ راج کے کاڑھے وقت کام آؤ۔ میں تم کو آج سے اپنا راکھی بڑ بھائی کہہ لیا کرتی ہوں۔

جس وقت راکھی بھیجی گئی تھی ہمایوں بنگال میں شیر شاہ سے رط رہا تھا۔ وہ راکھی پا کر بہت خوش ہوا اس نے فوراً بنگال کی (طالی ملٹوی کردی۔ اور چوڑ کی طرف روانہ ہو پڑا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ چوڑ پہنچے قلعہ سر ہو چکا تھا۔ راجپوت ایک ایک کر کے مارے جا چکے تھے۔ راجہ بکر راجپوت اور سورج کا رطکا راجہ بالگھی بھی شہید ہو چکے تھے۔ دادوے سنگھ کو بوندی اپنے ناموں کو ہاں بھیج دیا گیا تھا۔ اور رانی کرناوٹی سے اور تیرہ ہزار ہو بیٹھوں کے چنار پر چکر لاکھ ہو چکی تھی۔ اور قلعہ اور شہر پر بہادر سلطان کا قبضہ ہو چکا تھا۔ (ہمایوں کرناوٹی کا راکھی بند بھائی) دیر سے پہنچا۔ اس نے بہادر سلطان سے اپنی منہ بولی بہن کا انتقام لیا۔ اس کے آتے پر نہایت زور سے جنگ شروع ہو گئی ہمایوں نے لاکھوں کی جمیعت کو خاک و خون میں سلا دیا۔ دشمن اپنے وطن گجرات کو بھاگ نکلا۔ ہمایوں نے اسکا نائب کیا۔ اور اس کو گجرات میں چین نہ لینے دیا۔ پھر وہ کسی جزیرے میں بھاگ گیا۔ لیکن ہمایوں جب تک زندہ رہا۔ اس بات کا سخت اھوس کرتا رہا۔ کہ وہ کرناوٹی اور اس کے لڑکے کی حمایت میں وقت پر پہنچ سکا۔ (ٹاڈ)

عبدالرحیم خانخاناں مرزا عبدالرحیم خان خانخاناں کی خدمت میں ایک ہندو بھارت نے حاضر ہو کر (بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سورج ہر شام تعمیر

ایک ہندو بھارت

کے چھپے چلا جاتا ہے اور وہ ایک سونیکا پہاڑ ہے۔ نیز چکوا چکوی دن کو ساتھ رہتے ہیں رات کو دریاء کے آر پار الگ الگ جا بیٹھتے ہیں۔ اور ساری رات جاگ کر کاٹتے ہیں۔ چکوا چکوی کی زبانی ایک کبت کہا۔ جکا خلاصہ یہ تھا کہ خدا کرے کہ خانخاناں کا سمنہ فوجات تعمیر پہاڑ تک جا پہنچے۔ وہ بڑا سخی ہے سببش دیگا۔ پھر ہمیشہ دن رسیگا اور ہم تم سوچ کریں گے۔ جب یہ کبت پڑھا گیا تمام اہل دیوار نے تولیت کی کہ مینا مضمون ہے۔ خانخاناں نے پوچھا کہ بندت جی ہمتاری عمر کیا ہے؟ عرض کی کہ ۳۵ برس کل سو برس عمر لگائی اور ۷۰ روپیہ روز کے حساب سے ۶۵ برس کا جو کچھ بڑا خزانہ سے دلوادیا۔

عبدالرحیم خانخاناں ایک دفعہ ایک بھوکا برہمن مرزا علی محمد خانخاناں کے دروازے پر آیا اور بان

ایک بھوکا برہمن نے روکا اس نے کہا کہ وہ آپکا ہر لطف خد شکر ہے عرض کی اسے بلایا پاس بٹھایا اور رشتہ کا سلسلہ کھولا۔ اس نے کہا سہتا اور سپتا دو بہنیں ہیں۔ پہلی میرے گھر آئی دوسری آپ کے گھر آئی آپ اور میں ہمزلف نہیں تو اور کیا ہیں؟ لڑا بہت خوش ہوا۔ خلعت دیا۔ خاصہ کے گھوڑے پر بٹھائی ساز بچو اگر سوار کیا اور بہت نقد و جنس دیکر رخصت کیا۔ (دربار اکبری)

اورنگ زیب اور اسکا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اورنگ زیب میرمنشی چندر بھان (عالمگیر نے بندس میں ایک مندر کو توڑ کر مسجد بنانے کا حکم دیا۔ اس کے میرمنشی چندر بھان کو مذہبی خیال سے یہ بات شاق گزری۔ لیکن حکم شاہی میں مجال دخل نہ تھی نہ چار اپنے دل کے بچاؤ اس شر کے مضمون میں ظاہر کیا۔ یہ میں کرامت بت خانہ مرا اے شیخ اگر خراب شود خانہ خدا گردد

اور اس شعر کو اس نے بادشاہ کو سنایا۔ عالمگیر بھی سخت فہم تھا اس ریز کو سمجھ گیا اور چندر بھان سے کہا سچ بتاؤ نے اصل میں شیخ کی بجائے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا۔ سچ تو یوں ہے کہ میں نے شاہ "کہا تھا۔ مگر آپ کے خوف سے اس وقت شیخ پڑھ دیا۔ عالمگیر نے فرمایا بیشک تو نے سچ کہا۔ اور تیرے سچ کے انعام میں ہم اپنا حکم منسوخ کرتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی مانعت کرتے ہیں کہ کوئی بتخانہ توڑ کر تعمیر مسجد نہ ہو۔ (ذو البیرواد ص ۳۷)

ناظرین! ام کو چاہیے کہ وہ نور کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہیں کیونکہ ایک مذہبی اخبار ہے اور اسلام کا سچا غماز ہے (زمین)

حضرت غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نصائح

(کا ایک ورق)

KHILAFAT LIBRARY

(نمبر ۶)

(گزشتہ سے نیوستہ)

احترام ظاہری بہت ہے کہ شیخ کا دل کے ساتھ حجاز لڑ کر اور ہر مسئلہ میں اس کے ساتھ حجت بازی نہ کرے اگرچہ اسکی خطا سے معلوم ہو۔ اور اس کے آگے جانا نہ چاہیے۔ گناہ پر پڑنے کے وقت۔ اور جب نارغ ہو جائے۔ تو اٹھائے۔ اور اس کے سامنے نماز نوافل نہ پڑھے۔ اور جو کچھ فرمائے اس پر اپنے مقصد کے موافق عمل کرے۔ تنظیم باطنی یہ ہے۔ کہ جو بات شیخ کامل سے سے اور اس کو ظاہر میں قبول کرے تو باطن میں بھی انکار نہ کرے۔ نہ قولاً نہ فعلاً تاکہ نفاق سے آلودہ نہ ہو۔ اور اگر وہ ایسی تابعداری کی طاقت نہیں رکھتا تو شیخ کی صحبت کو اس وقت تک ترک کر دے کہ اس کا باطن ظاہر کے موافق ہو جائے اور بری صحبت سے بچتا رہے۔ تاکہ جن دامن ہر قسم کے شیطان سے اس صحن قلب صاف ہو اور شیطانی آلودگی سے پاک ہو جائے بہر حال فقر پر کاربند رہے۔

تصوف کی حقیقت واضح ہو کہ تصوف دو خصلتوں کا نام ہے۔ استقامت اور سکون۔ سو جس شخص نے استقامت اختیار کی اور لوگوں کیساتھ سن سلوک سے پیش آیا۔ اور ان سے تخیل پر تادہ سچا ہوئی ہے۔ استقامت یہ ہے کہ تم اپنے حظ نفس سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور حسن خلق یہ ہے کہ تم لوگوں کو اپنی مراد نفس کی مطابقت پر مجبور نہ کرو بلکہ تم خود ان کے منشاء کو پورا کرو۔ بشرطیکہ وہ شریعت کی مخالفت نہ کریں۔

عبودیت اے بیٹا! تم نے مجھ سے مجہودیت کے بارے میں پوچھا ہے۔ مجہودیت تین چیزوں کا نام ہے۔ اول حقائق احکام شریعت۔ دوم قضا و قدر اور مقسوم پر ماضی رہنا۔ سوم اپنے نفس کی رضا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھوڑ دینا۔

توکل تم نے توکل کی نسبت دریافت کیا ہے توکل یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر ان امور میں جن کا اس نے وعدہ کیا ہے اپنا اعتقاد مضبوط رکھو۔ اور یہ یقین رکھو کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے وہ ضرور بالضرور عفر میب نہیں ہو پرخ میگی

اگرچہ سارا جہان اس چیز کو تم سے باز رکھنے کی کوشش کرے اور جو چیز تمہارے مقسوم میں نہیں آئی۔ تمہیں کبھی نہ ہوگی چاہ سارا جہان اس کے حصول کیلئے تمہاری مدد کرے۔

اخلاص تم نے اخلاص کی بابت پوچھا ہے۔ اخلاص یہ ہے کہ تمہارے سب اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں۔ اور تمہارا دل لوگوں کی توفیق کرنے پر خوش نہ ہو۔ اور انکی مذمت کرنے سے رنجیدہ نہ ہو۔ یاد رکھو کہ مخلوق کی تعظیم کرنے سے ریا پیدا ہوتا ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ تم مخلوق کو قدرت خدا کے ماتحت سمجھو اور اس کو جادات کی مانند خیال کرو جو نہ نقصان پہنچا سکے ہیں اور نہ نفع۔ اس طرح اس کے دیکھنے کے اثر بد سے محفوظ رہو گے اور اگر تم ان کو صاحب قدرت اور صاحب ارادہ سمجھو گے تو ریا تم سے کبھی بھی دور نہ ہوگا

بذل روح اے بیٹا! تجھے خدا کی قسم کہ تم اپنے منازل سلوک میں ان اسرار و معارف کو مخفی رکھو۔ جو تم پر منکشف ہوتے ہیں اور اپنی روح دہیخ نہ کرو۔ کیونکہ یہ منزل بجز بذل روح کے طے نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اپنے شاگرد کو فرمایا کہ روح کے بذل کی طاقت رکھتے ہو تو تیرے درون رسمی صوفیوں کے خرافات میں نہ پڑو۔

عالم کیلئے قابل ترک قابل عمل امور اے بیٹا! تم کو آٹھ چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں ان کو قبول کرو۔ تاکہ قیامت کے دن تمہارا علم تمہارے برخلاف نہ ہو ان آٹھ میں سے چار تمہارے ترک کرنے کے لئے ہیں اور چار قبول کرنے کیلئے ترک کرنے کے لائق چار یہ ہیں۔ اول مناظرہ نہ کرنا کہ تم کسی شخص کے ساتھ کسی مسئلہ میں۔ جب تک کہ اس کی طاقت رکھتے ہو کیونکہ مناظرہ میں بہت سی خرابیاں ہیں اور اس کے مفاسد اس کے فوائد کی نسبت کہیں زیادہ ہیں۔ مناظرہ تمام اخلاق دہیخ مثلاً ریا۔ بخل۔ کینہ۔ تکبر۔ عداوت۔ خیر کا منع ہے مال گر کوئی مسئلہ تمہارے اور کسی اور شخص یا گروہ کے درمیان قابل بحث واقع ہو اس میں تمہارا ارادہ یہ ہو کہ بغیر تضحیق حق حق ظاہر ہو جائے تو بحث کرنا جائز ہے۔ لیکن اس ارادہ کی دو نشانیاں ہیں۔ ایک یہ کہ تم اس بات کو پسند کرو۔ کہ بحث خلوت میں ہو نہ کہ مجلس میں۔ اس موقع پر ایک مفید بات بیان کرتا ہوں۔ تم غور و فکر سے مشکل مشکل مسائل دریافت کرنا امراض قلب میں سے ایک ص ہے اور اس مرض کا طبیعت یعنی عجیب اصلاح مرض کا ذریعہ ہے۔ جہاں بہتر لہر لہیوں کے اور علماء بہتر لہیوں کے ہیں۔ ناقص عالم اچھا علاج نہیں کر سکتا۔ اور کامل عالم

بھی ہر شخص کا علاج نہیں کر سکتا ہے جس میں قبول علاج کی صلاحیت ہو۔ اور اگر بیماری عرصہ دراز کی ہو اور قابل علاج نہ رہی ہو۔ تو طبیعت کامل اسکے علاج میں مشغول نہیں ہوتا کیونکہ اس سے سوا تضرع اوقات کے اور کچھ نتیجہ نہیں نکلتا۔ مرض بہت کی چار قسمیں ہیں۔ ایک تو قابل علاج ہے اور تین ناقابل علاج اور ان ناقابل علاج قسموں میں سے ایک یہ ہے کہ شخص خائف کا سوال و اعتراض حدود و نفس کی وجہ سے ہو۔ پس تمہارا جواب ایسا ہی فصیح و واضح کیوں نہ ہو اس سے اس کا بغض و عناد برطرف ہوگا اس لئے اچھا طریق یہ ہے کہ ایسے شخص کو جواب ہی نہ دوسہ کل العداۃ قد تترجی اذ التماس۔

الاعداۃ من عداک من حسد یعنی ہر ایک قسم کی عداوت کی نسبت امید کی جاسکتی ہے کہ وہ دور ہو جائیگی۔ مگر اس شخص کی عداوت جو تم کو بخل کی وجہ سے دشمن رکھتا ہو کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حکم ہے کہ اس شخص سے منہ پھیر لو۔ جو تمہارے ذکر سے اعراض کرتا ہے۔ اور سوا دنیا طلبی کے اس کا کوئی مفصل نہیں۔ اور حامد ہر چیز سے جو وہ قولاً اور قولاً کرتا ہے۔ اپنے عمل کی زراعت میں آگ لگاتا ہے۔ بخل نیکیوں کو ضیاع کر دیتا ہے۔ جسے کہ آگ سوکھی لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ وہ نہ امراض جو قابل علاج نہیں وہ ہے جو طاقت سے پیدا ہوا ہو۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مردوں کو زندہ کرنے سے عاجز نہ ہوا۔ لیکن بے وقوفوں کے علاج کرنے سے تنگ آ گیا بعض شخص کچھ جو محض علم میں گزارتے ہیں۔ اور علوم عقلی و نقلی حاصل کرتے ہیں اور بعد میں وہ سوال کرنے اور اعتراض کرنے کی عادت کر لیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ جو مسئلہ انہیں دشوار معلوم ہوتا ہے وہ بڑے بڑے عالموں کے سامنے بھی دشوار ہوگا پس جب انکی فکر اس قدر کوتاہ ہے کہ انکا سوال بھی طاقت کا نتیجہ ہے۔ اور ایسے شخص کو جواب نہ دینا چاہیئے۔ تیسرے مرض ناقابل علاج یہ ہے کہ ایک شخص رشک کا خواہندہ ہو اور اکابر کے کلام میں سے جو بات اس کی سمجھ میں نہ آئے اس کو اپنی کوتاہی فہم پر محمول کرے۔ اس کا سوال فائدہ کے حصول کیلئے ہو۔ لیکن وہ کند فہم ہو اور حقائق موجودات کے ادراک کے قابل نہ ہو تو ایسے شخص کو جواب نہ دینا چاہیئے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم پیغمبروں کی جماعت کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں کی عقل کے موافق گفتگو کریں۔ وہ مرض جو قابل علاج ہے یہ ہے کہ سوال کنندہ ہدایت کا طالب ہو۔ اور صاحب دانش ہو۔ اور بخل و غضب۔ شہرت اور جاہ و مال کا مغلوب نہ ہو۔ بلکہ صراط مستقیم کا طالب ہو۔

مذہبی دنیا میں منظر معلومات کا اضافہ!

نمبر (۱۱)

سردار گور سنگھ صاحب لائبریری کی قلم سے

جاں کو مشکل ات بنے ڈھوئی کوئی نہ دے
لاگو ہوئے دشمنان ساک بھی کھلے
سبھو بھی اسرا چکے سب اسرار
چت آوے اس پار برہم لگو نہ تھی داؤ
صاحب نشانیاں کا تان آئے نہ جلے
مقررہ گور شبدی بیج جان

(جوگی مت)

جوگیوں میں آئی پختہ سب سے اعلیٰ ہے۔

(گورو نانک صاحب)

الفاظوں میں اس شخص کو اعلیٰ سمجھنا چاہیے جس نے
آثار پر غلبہ پالیا ہو۔ یہی نشانی حکمت جیتنے یعنی سکے
اعلیٰ ہونے کی ہے (گورو اکھیا)

راجے پنج شہرت گھر سہاگے
کو سہاگے شہلاگے کلا جت گھر داریا
پنج دوست تہہ دوس کیتے کال کنشک ماریا

دہرم کرم پایا تہہ جن کو سے تام ہر گے لاگے
کے نامک تینہ سنگھ ہے نہ گھر نہ ہند
(جوگی مت) جوگی گورو گھنا تھ کو مسکار کرتے ہیں

(گورو نانک صاحب)

انسان کو مسکار کال پرگ (اس کی کرنی چاہیے) جو کہ
اول ہے۔ بے رنگ ہے۔ جس کا اول و آخر نہیں ازلی
و ابدی ہے۔ اور ہر ایک زمانے میں ایک حالت رہتا ہے

پوڑی (۲۸)

جگت گیاں دیاں بھند ارن گھٹ گھٹ واد
آپ ناتھ ماتھیں سب جانکی رومہ سدھ ادرال صاد
سجوج۔ وچوگ دولی کار جلا دیں لیکھے آدے بھاگ
کدیس نے آدیں۔ آدیل اناد دنا بہت جگ جگ
ایکویس

(جوگی مت)

جوگی خیرایت مانگتے ہیں۔

(گورو نانک صاحب)

انسان کو اکال پرکھی دیار دی بھند ارون و فضل اری
سے شد کی خیرایت مانگنی چاہیے۔ (گورو اکھیا)

سچے صاحب کیا نہیں گھر تیرے
گھر تال تیرے سب کچھ ہے
جس دینہ سو پاوے
صد صفت صلاح تیری نام میں دو
نام جن کے میں سیاداجے شہ گھنہ
کے نامک سچے صاحب کیا نہیں گھر تیرے

(جوگی مت)

جوگی ناد بجاتے ہیں!

(گورو نانک صاحب)

تمام مخلوقات کی آوازیں ہی نادیں۔ (گورو اکھیا)
جو بولت ہے دگ میں پنکھیر و!
سو بن ہر جاپت ہے نا ہیں ہور

(جوگی مت)

جوگی اپنے ناکتوں سے ردھیاں اور سدھیاں
حاصل کرتے ہیں۔

(گورو نانک صاحب)

انسان کو تمام ردھیوں اور سدھیوں کا مالک پروردگار
کو جانتا چاہیے جیسا کہ (گورو اکھیا)

سب ست سب تپ سب چنگلیاں
بہاں پرکھاں کی یاں وڈایاں
تدہ بن سہی کسی نہ پایا

کرم ملے ناہیں ٹھاک زما یا
آکھن دالا کبیا وچار
صفتیں بندے تیرے بھندار

جس لوں دیمہ لٹے کیا چارہ
نلک بیج سوارن نا را

(گورو اکھیا) رب ندان دس اسٹ بہدان ٹھاکر کرتی دہریا

اور ردھیوں اور سدھیوں کے حصول کی خواہش نہیں

کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ پروردگار سے دور لے جاتے ہیں اور

مابہ بچال میں پھنساتی ہیں۔ (گورو اکھیا)

یہ مایا جت ہر دوسرے وہ ادبے بھاردو جالیا

(۱۱) جوگیوں کا عقیدہ ہے کہ پروردگار جیوؤں کو ان کے

کرموں کا پھل بھگتائے کے لئے سرشتی کو چیتا ہے کیونکہ

کرم انادی ہیں۔ اس واسطے جیوؤں کو کرموں کا پھل بھگتائے
کے لئے سنار میں آنا پڑتا ہے۔ جس سے سرشتی کا کام
چل رہا ہے۔

(گورو نانک صاحب)

دوچوگ (سنار جاترا کا ارنہ) سجوج (سنار جاترا کا
اختتام) ان دونوں کے مابین سنار کی سہتی ہے جس کو سرشتی
کہتے ہیں۔ اور پھر سرشتی میں اگر اپنے لکھے لکھے کے مطابق جیو
اپنے اپنے دھندوں میں غول ہوتے ہیں۔ جیسے (گورو اکھیا)

دوڑے کیاں وڈایاں کچھ کھنا کھن نہ جائے
سو کرتا قادر کریم دے جیاں ررق سہناے
سائی کار کماونی دھر چھوڑ اتنے پائے
نانک ایک باہری ہو و دی ہیں جیائے

سو کرے جو تے رھائے

(بھلاؤ) جیو دی کام کرتے ہیں جو دھر چھوڑی (دوچوگ
کے وقت) انکی تقدیر میں لکھ دیے جاتے ہیں۔ گورو صاحب
جی فرماتے ہیں کہ سجوج دوچوگ کی کوئی علیحدہ ہستی نہیں ہے بلکہ

پروردگار کی ایک کھیل ہے (گورو اکھیا)

آپن کھیل آپ کر دیکھے!

کھیل سنگھ ہے تو نانک ایکے

یعنی پروردگار سرشتی کو اس واسطے نہیں رچایا کہ جیوؤں کو کرموں

کا پھل بھگتایا جاوے۔ بلکہ یہ سرشتی (رچنا) پروردگار کی کھیل

ہے۔ (گورو اکھیا)

گورو مکھ لادھا من مکھ گنوا یا
تدھ آپ دھچھوڑ یا آپ ملایا
توں دریا سب تچھ ہی نا بہ

تچھ بن دو جا کوئی نا نہ

جیا جات سب تیرا کھیل

دوچوگ مل بچھریا سجوج میل

ر گھلے آئے نانکا سدے اٹھ جانہ

گورو صاحب جی تاکید سے فرماتے ہیں کہ بطرح جوگی گورو گھنا

کو مسکار کرتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ اکال پرکھی کی مسکار کرے

جو کہ اول ہے۔ بے رنگ ہے۔ جس کا اول و آخر نہیں ہے ازلی

و ابدی ہے۔ اور ہر ایک زمانہ میں ایک حالت پر رہتا ہے

ناظرین کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ

جب انکو پاس نوز کا پرچہ ملزیمہ دی پی قیمت پہنچے تو وہ جی

دائیں کرینکے ۱۰۔ اور دیوارٹ میں رکھ کر دفتر نوز سے بذریعہ خط کتابت

حساب دریافت فرمائیں اور اگر حساب ہر تو وہوں فرما کر شکور فرمائیں

تو ایجا دشمن سیدو پان

المستتر: مستری فضل کریم نرود جهان خانہ قلیان دارالامان
ضلع گورداسپور۔

ایک یقین حاصل کیا کہ انہیں تمام ڈاکٹری اور یونانی ادویات جتنی عام اور عام قیمت تھی وہ دیکھ کر حیرت سے جو آج کل اکثر اخبارات میں شہرہ یورپی نایاب
 کے مقابلے میں انکی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ ہم یکصد روپے
 کوٹہ اور یکصد روپے دار در برابر ہی کا مفید ثابت
 ثابت کرے۔ اور یکصد روپے انعام اسکے لئے
 برہمیری غیر مفید ثابت کرے۔ صداقت کی شہادت
 ہے کیا کوئی جملہ سرمہ فروش بھی اسکا مقابلہ کر سکتا ہے
 میرے ایک سیکر دوست قاضی اکل صاحب ڈیڑھ سالہ تنہا لکڑی کا تان
 تانہوں صاحب قاضی اکل صاحب نایاب انجن کے فوائد پر یوروپو تحریر فرمایا ہے کہ جو حصہ ہر میرے لٹکے کی انکیں بیمار بغیر ڈاکٹری اور یونانی سرجات سے کچھ فائدہ ہوا۔ مگر
 نایاب انجن تو ایک ایسی عجیب ٹی ہے جو انکو نہ لٹکے اور خالص حتمہ سے لے کر۔ بخور دار عبدالرحمن کی انکیں جو بہت کم
 بغیر ایک مہینہ کے اندر اندر ہی درست ہو گئیں ہم حکیم بصری کے تہ دل کی مشکور ہیں (اکمل، باقی پھر)۔ یہ آنکھوں کیلئے
 ایک نہایت سیرم اثر ہے۔ اور بیجا تریاق ہے۔ سالہا سال کی بگڑی ہوئی اور لاعلاج آنکھوں کو ایک سلائی سے آرام دینا اور لگی مٹی آنکھوں کو موتی
 بطور خوبصورت بنانا یونانی شیرخوار بچے سے لیکر بوڑھے تک یکساں مفید ہوا۔ اور بغیر کسی قسم کی تکلیف اور دکھ کے آنکھوں کو منلوں اور گھنٹوں میں دیکھنا والا۔ اندھی
 آنکھوں کو شہید روشن کرنا لاہنا یہی زود اثر اور مفید ہے۔ برسوں کی پرانی بیماریوں کو آنا فنا اور در کر دینا۔ نایاب انجن کے بائیں آنکھ کا کرتب بیل ہی بیل بھائیوں احمدی
 برادرین کو یقین دلانا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی قسم آنکھوں کا بیمار سخت بدست اندھے نصیب ہے جو نایاب انجن کے شکاری ہیں پیش کرتا ہوں کہ سخت و سخت مرض چشم کو نور
 در کر دیتا ہے اور آنکھ کی اعلیٰ درجہ اسکے ادھتہ لکھنے کیلئے ایک فرسور کار اور ان۔ آنکھ کی بیماریوں کو دور کرتیں اپنا نظیر نہیں رکھتا کہ کبھی خطا نہیں کرتا بچوں
 کی آنکھوں کا دکھنا۔ یا میلا رہنا۔ جوان کی آنکھوں کا دکھنا۔ بوڑھوں کی آنکھوں کا خراب ہونا۔ لکھنے۔ آنکھ کا درد۔ میں سرخی چشم۔ ابتداء سو تیا بند۔ ضعف لگا۔ پانی
 لگا۔ آنکھوں کا پر آب ہونا۔ پریال۔ رونا۔ پلکوں کا کھانا۔ پلکوں کو بالوں کا گر جانا۔ خارش چشم۔ آنکھوں کی میپنا۔ پلکوں کا ایسے چبنا۔ یا ڈیلے سے چبنا جانا

فصلی بخارا اور لرزہ دھمال کی محجرب و دانبر ۲۰

۳۸ سال سے یہ ہندوستان میں جاری ہے۔ اگر آپ ہر قسم
علاج کر کے تفک گئے ہوں تو مایوس مت ہو جائے۔
ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا کی بخار و طحال کی استعمال کیجئے
جو نہایت مجرب اور نمود اثر ثابت ہوئی ہے اور مشہور
ہے۔ اس میں تین فارم کے لاجواب ہیں (۱) یہ بلیربا
کے کپڑوں کو مار دیتی ہے۔ اسے چار پانچ روز تک کے
استعمال سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے (۲) خون کو
تیار کر دیتی ہے (۳) یہ تلی کو کھلا دیتی ہے
قیمت فی بیٹھی ۱۵۰۔ ڈاک خرچ ۶
خورد شیشی قیمت ۸۰۔ ڈاک خرچ ۵۰
خرید ڈاک شیشی ۶۰

تُملِك مرض دمه نمبر ۲۵

جب اس موزی مرض کا دورہ ہوتا ہے تو زندگی دوپہر ہو جاتی ہے
 زندہ مثل مردہ رہتا ہے۔ زندگی سے مایوس ہونیکے سوائے جسمانی
 تکلیف بہت ہوتی ہے۔ ایسے موقع کے واسطے ڈاکٹر ایس
 کے برسن کا دھمکی دوا ہنایت مفید اثر ثابت ہوئی
 دھم چاہے کتنا ہی دور میں ہو۔ یہ دوا ایک خوراک
 استعمال کر کے فوراً دہ جاتا ہے۔ اور مریض کو
 عافیت ہو جاتی ہے۔ چار یا پنج خوراک
 کے بعد۔ بالکل تکلیف نہیں رہتی۔ اگر نیا مرض
 ہے تو کچھ روز کے استعمال سے دھم جڑھ سے
 جاتا رہتا ہے
 قیمت فی شیٹی پھر محض ۱۰ روپے شیٹی تک ۵

KHILAFAT LIBRARY

ڈاکٹر الیس کے برمن تارا چند دت ممبر ۵ و - اسٹریٹ کلکتہ